www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حدود اللہ اور اسلامی تعزیرات کے نفاذ کی جو برکتیں ہیں وہ رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اقامة حد من حدود الله خير من مطر اربعين ليلة في بلاد الله (ابن ماجه)

"ملک میں حدود اللہ میں سے ایک حد کا نفاذ ہی مسلسل چالیس راتوں کی بارش سے زیادہ خیر و برکت کا موجب ہے۔"

اس لیے ہم سردار عبدالقیوم، اسمبلی کے ارکان اور دوسرے ان رہنماؤں کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں، جن کی مساعی جمیلہ سے آزاد کشمیر کو یہ سعادت نصیب ہوئی، یہ ایک ایسا مثالی کردار ہے جو پاکستان اور دوسری اسلامی ریاستوں کو دعوت مطالعہ دیتا ہے اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے:

مسلم ہو تو اس کا ثبوت دو۔

قانون ضرورت کے تحت شریعت کی تعبیر نو؟

ہمارے ایک عزیز دوست نے "زکوٰۃ اور عصری تقاضے" کے عنوان سے زکوٰۃ کے موضوع پر متعدد قسطوں میں تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اس میں ایک جگہ فرمایا:

"خوش حال معاشرہ کا قیام اسلام کا بنیادی نظریہ ہے ..... زکوٰۃ کی فرضیت بھی اسی نقطۂ نظر سے ہوئی ہے تاہم جس معاشرہ اور ماحول میں اس عمل کو فرض کیا گیا ہے وہ آج کل کے ماحول اور معاشرہ سے قدرے مختلف تھا ... اس سلسلہ میں "قانون ضرورت" کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ شرعی قانون کی رو سے زکوٰۃ چار اشیاء پر فرض ہے۔

(۱) مویشی ..... (۲) غلہ اور پھل (۳) نقدی (سونا چاندی) (۴) تجارت۔

پہلی تین مدات تو بجالہٖ قائم ہیں مگر جہاں تک مال کی تجارت کا تعلق ہے، اس کا میدان اب بہت وسیع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس معاملہ میں مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔ نصاب زکوٰۃ بھی اسلام میں مقرر ہے لیکن اس معاملہ میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ انفاق فی سبیل اللہ کی کم از کم حد ہے۔ زکوٰۃ کا یہ نظام جب رائج کیا گیا تو اس وقت طلب اور رسد کی ضرورت کے مطابق تھا۔ زکوٰۃ کا مقصد صرف یہ نہیں کہ مقررہ اموال میں سے معینہ مقدار ادا کر دی جائے۔ چاہیے وہ معاشرتی ضروریات کا ایک فی صد ہی پورا کرے ..... زکوٰۃ کو فقراء اور محتاج لوگوں کی تمام ضروریات کا کفیل ہونا چاہیے۔ لہٰذا آج کل اس امر کی ضرورت ہے کہ "ضرورت" کا اندازہ لگا کر نظام زکوٰۃ کو از سر نو منظم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے (ہفت روزہ "الحدیث" لاہور ص۳۔ ۱۹ راگست ۱۹۷۴ء)

ہم نے یہ طویل اقتباس اس لیے نقل کیا ہے کہ فاضل ایڈیٹر کی بات سمجھنے میں اغلاق نہ رہ جائے۔ یہ فکر جدید طبقہ کی طرف سے وبا کی طرح پھیل رہا ہے، یہاں تک کہ وہ اہل حدیث جنھوں نے بادِ مخالف کے تیز و تند جھونکوں میں ہمیشہ شمع سنت فروزاں رکھی وہ بھی اب ڈانوا ڈول ہونے لگے ہیں۔

جس انداز سے مسائل کو سوچنے سمجھنے کے لیے اب چلن عام ہونے لگا ہے وہ مومنانہ کم اور مارکسی زیادہ ہے۔ اسلاف کے نزدیک حسن وقبح شرعی ہے، قدیم اور جدید اہل اعتزال کے نزدیک سرتاپا عقل۔ اس لیے شرعی نقطۂ نگاہ سے سوچنے کی کم کوشش کی جاتی ہے، صرف مادی اور افادی حیثیت سے جائزہ لیا جا رہا ہے، گویا کہ، اب خدا سے بھی مطلب کی دوستی ہو گئی ہے — اور بالکل یوں جیسے اب خدا کو اپنے بندوں سے ہی پوچھ پوچھ کر چلنا چاہیے۔ بہرحال ہمیں اس اندازِ نظر سے شدید اختلاف ہے، ورنہ کتاب وسنت کی ایک شے بھی متجددین کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہے گی۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ حضورؐ کے زمانہ میں وقت کافی بچتا تھا، پانچ نمازیں چھوڑ دس پڑھی جا سکتی تھیں، اب حالات قطعی مختلف ہو گئے ہیں۔ پانچوں وقت مسجد میں حاضری سے بڑا ہی حرج ہوتا ہے، لہٰذا اب صرف صبح کی رہ جانی چاہیے یا زیادہ ایک شام کی — پہلے قوت برداشت زیادہ تھی گرمیوں کے روزے ممکن تھے، اب سارے دسمبر جنوری میں آنا چاہئیں اور وہ بھی ہفتہ عشرہ سے زیادہ نہ ہوں۔ حج سے غرض ایک عظیم اجتماع ہے سو وہ حالات کے مطابق مناسب موسم اور مناسب جگہ میں ہو سکتا ہے، اتنا دور دراز کا سفر کیا ضرورت ہے۔ قرآن حکیم ایک آئینی کتاب ہے اس سے پروگرام لو، اور مناسب طریقے نافذ کرو، یہ تلاوت ولاوت کے چکروں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ الخ

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو ویسی ادا کی جائے گی، جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نمونہ پیش کیا۔ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ (سورۂ روم۔ رکوع ۴) باقی رہیں ضرورتیں؟ سو یہ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ، وہ صرف زکوٰۃ کے ہی کھاتے سے پوری ہونی ضروری ہیں؟ اسلام نے اس سلسلے میں کفالت کا ایک عام اصول بھی بتایا ہے، یعنی اقربا، اپنے ناداروں کے ذمہ دار ہیں وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ (سورت بنی اسرائیل وسورہ روم) ہمسایہ اپنے ہمسایوں کی دستگیری کرنے کا مکلف ہے (بخاری) اور مخیر حضرات کو زکوٰۃ کے علاوہ بھی مجبوروں پر نظر رکھنے کا حکم ہے۔ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (سورۃ الذاریات ع۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ